کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے —

طنز کے بارے میں آرتھر کوسٹلر[1] (Arthur Koestler) کی رائے یہ ہے کہ ہمارے اذہان زندگی کی بیزار کن یکسانیت اور بے رنگ تکرار سے اس قدر بے حس ہوچکے ہیں اور ہم زندگی کے ناسوروں کو دیکھ دیکھ کر ان کے اتنے عادی ہوچکے ہیں کہ جب تک طنز نگار انہیں مبالغہ آمیز انداز سے پیش نہ کرے ہماری نگاہیں ان پر جمنے ہی نہیں پاتیں — پس طنز نگار کی جہت اسی میں ہے کہ وہ زندگی اور سماج کی غیر ہمواریوں کو یوں بڑھا چڑھا کر اور ایسے مزاحیہ انداز سے پیش کرے کہ ہم ان غیر ہمواریوں کی طرف متوجہ بھی ہوجائیں اور ہمیں طنز نگار کی یہ بات بری بھی نہ لگے —

اس سلسلے میں یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ مزاح کی طرح طنز بھی مبالغہ موازنہ لفظی بازیگری اور تحریف وغیرہ کے حربے استعمال کرتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ مزاح کے برعکس طنز میں " نشتریت " کا پہلو ضرور غالب رہتا ہے اور یہ اپنے نشانہ تمسخر کے خلاف نفرت کے جذبات کا اظہار ضرور کرتی ہے —

مزاح اور اس کے اماثل کی یہ بحث طنز و مزاح کے قبیلے کے ایک آخری رکن کا تذکرہ کیے بغیر شاید تشنہ رہ جائے —— ہماری مراد اس صنف ادب سے ہے جسے اصطلاح عام میں رمز (Irony) کہتے ہیں اور جو تحریف کا کارآمد حربہ یعنی "مبالغہ" کے برعکس

---

1) Arthur Koestler - - - Insight & Out Look P 95